ذوالحجہ کے ابتدائی نودنوں کے روزوں کا حکم

مجیب: محمدعرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر:WAT-1768

تاریخ اجراء: 03ذوالحجۃالحرام1444ھ/22جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ذوالحجہ کے نودن کے روزے سنت ہیں یا نفل؟ سنت ہیں تو مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ؟ اگر سنت ہیں تو مشکوۃ المصابیح میں نفلی روزوں کے بیان میں کیوں نقل کیا گیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے ابتدائی نودنوں کے روزے رکھا کرتے تھے ،لہذایہ روزے سنت ہیں، مگر سنتِ مستحبہ ہیں، سنتِ مؤکدہ نہیں۔اور سنتِ مستحبہ بھی ایک طرح سے نفل ہوتا ہے کیونکہ اس میں اور نفل میں حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا یعنی ان میں سے ہر ایک کو بجالانے سے ثواب حاصل ہوتاہے اور ترک کرنے سے بندہ گنہگار یا اساءت کا مرتکب نہیں ہوتا۔لہذا جب ان روزوں کا حکم بھی نفل روزوں والا ہی تھا تو اس وجہ سے کتبِ احادیث میں اِنہیں نفل روزوں کے بیان میں نقل کیا گیا۔

سنن نسائی شریف کی حدیث مبارکہ ہے:"أن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم كان يصوم تسعا من ذي الحجة"ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے (ابتدائی) نودن کے روزے رکھا کرتے تھے۔(سنن نسائی، کتاب الصیام، صفحہ609، رقم الحدیث:2417، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ذوالحجہ کے ابتدائی نودن کے روزے سنت ہیں، جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، مرقاۃ المفاتیح میں فرماتے ہیں:"أن صوم تسعة أيام من أول ذي الحجة سنة"ترجمہ: ذوالحجہ کے (ابتدائی) نودن کے روزے سنت ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، جلد4، باب صیام التطوع، صفحہ471، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ویستحب صوم تسعة ایام من اول ذی الحجة کذا فی السراج الوھاج“ ترجمہ: ذوالحجہ کے ابتدائی نو دن کے روزے مستحب ہیں اسی طرح السراج الوھاج میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 1، کتاب الصوم، صفحہ 222، دار الکتب العلمیہ بیروت)

سنتِ مستحبہ ایک طرح سے نفل ہی ہے کہ ان کے مابین حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: ”السنة نوعان سنة الھدی وترکھا یوجب اساءة وکراھة کالجماعة والاذان والاقامة ونحوھا وسنة الزوائد وترکھا لا یوجب ذلک کسیر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی لباسہ والنفل و منہ المندوب یثاب فاعلہ ولا یسیئ تارکہ... فلا فرق بین النفل وسنن الزوائد من حیث الحکم لانہ لا یکرہ ترک کل منھما“ ترجمہ: سنت کی دو اقسام ہیں، سنت ہدٰی، اس کے ترک سے اسائت و کراہت لازم آتی ہے مثلاً جماعت اذان اور اقامت وغیرہ، اور سنت زوائد تو اس کے ترک سے اسائت و کراہت لازم نہیں آتی مثلاً آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا لباس پہننا۔ اور نفل و مندوب کا معاملہ بھی یہی ہے اس کے کرنے والے کو ثواب ہو گا مگر تارک گنہگار نہیں۔۔۔ لہذا نفل اور سنن زوائد میں حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کیونکہ کسی کا بھی ترک مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 1، کتاب الطہارۃ، مطلب فی السنة وتعریفھا، صفحہ 230، دار المعرفہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net